پریس ریلیز: فوری ترسیل کے لئے

ورلڈ بینک

رابطہ کریں:
واشنگٹن میں: ڈیل لاٹنباخ (۲۰۲) ۴۷۳-۳۴۰۵
DLautenbach@worldbank.org
اسلام آباد میں: مریم سارہ الطاف (۰۵۱) ۲۲۷۹۶۴۱-۴
Mariamaltaf@worldbank.org

بینک بورڈ نے جنوبی پاکستان واٹر مینجمنٹ ایکشن پلان کی منظوری دی

عالمی بینک نے تفتیشی پینل (Inspection Pannel-IP) کی انڈس بیسن کے نکاسیٔ آب کے منصوبوں سے متعلق تفیش پر گفتگو کی

واشنگٹن ڈی سی، نومبر ۱، ۲۰۰۶ء۔ عالمی بینک نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی پاکستان میں سندھ کے دریائی نظام کے انتہائی آخری سِرے پر موجود اس کے بدترین اثرات کا شکار ہونے والے ہزاروں غریب خاندانوں کے روزگار کو بہتر بنانا، نیو واٹر مینجمنٹ ایکشن پلان کا بنیادی موضوع ہے۔

منگل کے روز ہونے والی میٹنگ میں بینک کے بورڈ آف ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کو بتایا گیا کہ پاکستان کے نیشنل ڈرینج پروگرام (NDP) کے غیر جانبدار IP کی تفتیش نے اس پروگرام اور اس سے قبل کے ایک پروگرام، لیفٹ بینک آؤٹ فال ڈرین پروجیکٹ (LBOD)، کے نقائص کا اندازہ لگایا ہے۔ انہوں نے انتہائی غربت، متاثرہ آبادی اور ماحول پر اثرات اور صوبۂ سندھ میں دریائے سندھ کے زیریں کنارے پر، خاص طور پر ساحلی علاقے کے ساتھ ساتھ واقع بدین اور ٹھٹھہ کے اضلاع میں، سیلاب کے شدید خطرات سے نمٹنے میں تعاون کے لئے بینک کی انتظامیہ کے ایکشن پلان کی تفصیلات بھی سُنیں۔

یہ ایکشن پلان بدین کے رہائشیوں کی درخواست پر کی جانے والی پینل کی تفتیش کے نتیجے میں تیار کیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں نے، مقامی آبادی کی جانب سے، دعوئ کیا کہ وہ بینک کی مالی امداد سے چلنے والے NDP منصوبے اور اس سے قبل کے LBOD پروجیکٹ کے سلسلے کے چند جاری شدہ پالیسیوں کو پورا کرنے میں بینک کی ناکامی کی وجہ سے بہت بُری طرح متاثر ہوئے ہیں۔

’’جہاں بینک کے تعاون سے چلنے والے ان گزشتہ منصوبوں نے زراعت کو ایک حیرت انگیز وسعت دے کر سندھ میں غرباء کے لئے مواقع پیدا کیے ہیں، وہاں IP نے عالمی بینک اور اس منصوبہ سے منسلک باقی تمام افراد کو یہ سمجھنے کا اچھا موقع فراہم کیا ہے کہ ہم قدرتی آفات کے خطرات کو کس طرح سے مزید کم کر سکتے تھے،‘‘ عالمی بینک کے صدر پال وولفووِٹز نے کہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ’’IP نے عالمی بینک کی پاکستان کو اس کے آبی وسائل کے انتظام میں امداد کی فراہمی کے وعدہ کو سراہا ہے اور ہماری مستقبل کی سرگرمیوں کو LBOD اور NDP کے منصوبوں سے حاصل ہونے والے اسباق سے استحکام بھی ملے گا۔‘‘

اپنی تفتیش میں، پینل نے کہا کہ LBOD کے منصوبے کو تشکیل دیتے ہوئے موجودہ صورتحال اور موسمی نوعیت کے شدید حادثات کے خطرات کا غلط اندازہ لگایا گیا تھا۔ پینل کے مطابق، اس غلطی کا LBOD کے آؤٹ فال سسٹم کے ٹھپ ہوجانے اور زیریں بدین کے ضلع کے مقامی لوگوں کی مشکلات، اور اہم فشریز اور آبی حیات کے ذخائر، جو ''ڈنڈ'' کہلاتے ہیں، پر پڑنے والے نمایاں نقصان دہ اثرات میں بڑا حصّہ تھا۔ بینک کی کئی پالیسیوں کی شقوں پر عمل درآمد میں کوتاہی کے واقعات بھی پینل کے علم میں آئے، جن میں ماحولیاتی جائزہ، آبی حیات، مقامی باشندے، اور ثقافتی املاک شامل ہیں۔ پینل کو بینک کے سپروژن کے شعبے میں بھی کوتاہی کا علم ہوا، اور انہوں نے اندازہ لگایا کہ یہ LBOD میں اطمینان بخش معیار سے کم رہا تھا، اور یہ کہ جنوبی بدین کے لوگ، پینل کی رپورٹ کے مطابق، ''ان لوگوں کی نظراندازی کا شکار ہوئے جنہوں نے اس منصوبے کو تشکیل دیا اور اس کا تخمینہ لگایا تھا۔''

تفتیشی پینل کی چیئرپرسن ایڈتھ براؤن وائز نے کہا: ''پینل نے ان غریب لوگوں کی رائے لی ہے جو جنوبی سندھ کے نکاسئ آب کے نظام کے آخری سرے پر آباد ہیں اور مصیبت کا شکار ہیں، اور ہم نے ساحلی ماحول کی مخدوش حالت بھی دیکھی ہے۔ ہم پاکستان میں پانی کے شعبے میں بینک کی شمولیت کی پذیرائی کرتے ہیں۔ تاہم ہماری رپورٹ نکاسئ آب کے نظام کے ایک مکمل جائزے کی ضرورت کو اُجاگر کرتی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ خطرات کی نشاندہی اور جانچ کی جائے گی اور لوگوں اور قدرتی ماحول کو پہنچنے والے نقصانات کو کم سے کم کیا جائے گا۔ ہمیں اعتماد ہے کہ بینک کے ایکشن پلان پر عمل درآمد، متاثرہ لوگوں کی مکمل مشاورت کے ساتھ کیا جائے گا۔''

بینک کا ایکشن پلان زیریں بدین اور ٹھٹھہ کے اضلاع کے غریب ترین لوگوں کی مشکلات کے فوری حل اور انہیں اس کھلے اور نچلی سطح پر واقع علاقے میں رہنے میں مضمر خطرات سے نمٹنے میں مدد دینے کے لئے تشکیل دیا گیا ہے۔ بینک کے تعاون سے چلنے والا پاکستان کا غربت مٹانے کا فنڈ، جو کہ خود متاثرہ آبادیوں کی اپنی مرضی کے مطابق ترقی پر کام کرتا ہے، پہلے سے ہی اس علاقے میں مقامی آبادی سے متعلق منصوبوں پر ۱۸ ملین امریکی ڈالر کے ساتھ کام کر رہا ہے تاکہ یہاں روزگار اور چھوٹے پیمانے پر انفراسٹرکچر کی تعمیر کی جاسکے۔ یہ پروگرام LBOD سے براہِ راست متاثر ہونے والے ان لوگوں پر اپنی توجہ مرکوز کر رہا ہے جن کے بارے میں IP کو معلوم ہوا ہے کہ ان کو سیلاب سے ہونے والے نقصان میں LBOD کا بھی حصّہ تھا۔

اس کے علاوہ، سیلاب سے نمٹنے کے لئے بھی ایک پلان مقامی افسران کے ساتھ مل کر ترتیب دیا جائے گا، تاکہ اس خطرے سے نمٹنے کے بہتر انتظام کو یقینی بنایا جاسکے، جس میں قبل از وقت وارننگ، محفوظ جگہ پر لوگوں کی منتقلی کے پلان اور سیلاب کی صورت میں پناہ گاہوں کے انتظام کا ڈھانچہ تشکیل دینا شامل ہیں۔ بینک اس سلسلے میں ہونے والی پیش رفت کی رپورٹ اگلے مون سون کے موسم سے قبل، جون ۲۰۰۷ء میں پیش کرے گا۔ وسط مدّتی اور طویل المدّت منصوبوں میں ساحلی علاقہ اور دریائے سندھ کا انتظام و انصرام ترجیحی نقطہ ہوگا۔

بورڈ نے پاکستان کے پانی جیسے چیلنجنگ شعبے سے عالمی بینک کی بدستور وابستگی اور بڑے اور گھمبیر منصوبوں سے جُڑے خطرات سے نمٹنے کی اہمیت پر بھی زور دیا ہے۔

پاکستان میں پانی کی انتہائی قلّت ہے اور جو آب پاشی اور خوراک کی پیداوار، دیہی علاقوں کے روزگار اور غربت گھٹانے کے لئے ناگزیر ہے۔ دریائے سندھ کو 35.7 ملین ایکڑ کو سیراب کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جو جی ڈی پی کا چوتھائی حصہ، دوتہائی روزگار، اور تقریباً ۸۰ فیصد برآمدات پیدا کرتی ہے۔ اس نظام کے آخری سرے پر واقع سندھ، خاص طور پر نکاسئ آب کے مسائل کا شکار ہے۔ اس کے میدانی جغرافیہ، موسمِ گرما کی شدید گرمی، اور قدرتی طور پر پایا جانے والے زمینی نمکینی، سیم و تھور پیدا کرتے ہیں جو کہ زراعت کو گھُن لگادیتے ہیں اور جس سے بچاؤ کے لئے، ۱۹۸۰ء کی دہائی کے شروع میں، LBOD کو تشکیل دیا گیا تھا۔

بورڈ کو بتایا گیا کہ اس مقصد کے لیے، سندھ کے بالائی علاقوں میں تقریباً ۴ ملین لوگوں کو نمایاں سہولیات اور بہتر آمدنی بہم پہنچائی گئی ہیں۔ 1.25 ملین ایکڑ میں زراعتی سرگرمیوں کو بحال کیا گیا ہے جس سے پیداوار میں ۳۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس منصوبے کے ذریعے زیرِ زمین پانی کی سطح گھٹنے اور تھور میں کمی نے مل کر کئی ایکڑ اراضی کو پیداواری زراعت میں پھر سے شامل کردیا ہے۔

حالیہ کچھ سالوں میں کئی شدید موسمی حادثات نے سندھ کو بُری طرح متاثر کیا ہے، جن میں ۱۹۹۹ء میں آنے والا شدید سائیکلون، جس نے LBOD کے نظام کے حصّوں، ٹائڈل لِنک کینال اور چولری وائر، کو بھاری نقصان پہنچایا۔ ۲۰۰۳ء میں، ریکارڈ بارشوں کے طویل ترین سلسلے نے جنوبی سندھ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، جس کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر سیلاب اور جانوں کے ضیاع نے کراچی کے مغربی علاقوں تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

یہ ایکشن پلان، جس کو حکومتِ پاکستان اور حکومتِ سندھ کی حمایت حاصل ہے، تفتیشی پینل کی رپورٹ کی فراہم کردہ معلومات، پاکستان کے پانی کے شعبے میں بینک کی شمولیت کی قریباً ۵۰ سالہ تاریخ سے حاصل شدہ اسباق ونتائج، متاثرہ علاقوں میں ہونے والے حالیہ مطالعوں اور کسان تنظیموں اور براہِ راست متاثر ہونے والے لوگوں سے ہونے والی گفتگو پر مبنی ہے۔

بینک کی انتظامیہ نے ان منصوبوں سے حاصل ہونے والے اسباق کو بھی بورڈ کے ساتھ شیئر کیا اور پانی کے انتظام سے متعلق ایک جامع نقطۂ نظر بھی اخذ کیا۔ اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر LBOD جیسا کوئی منصوبہ آج تشکیل دیا جاتا تو اس پر عملدرآمد اداراتی، انتظامی اور استحکامی مسائل کو زیادہ جامع انداز میں دیکھتے ہوئے، زیادہ بین الکلیاتی نقطۂ نظر اپناتے ہوئے، ماحول پر زیادہ توجہ دیتے ہوئے اور منصوبے سے متاثر لوگوں کو عملی انداز میں زیادہ سے زیادہ شامل کرتے ہوئے، کہیں زیادہ بہتر طریقے سے کیا جا سکتا تھا۔

''جس وقت یہ منصوبہ تشکیل دیا گیا تھا، تو زورمحض اس بات پر دیا گیا تھا کہ سیراب شدہ علاقوں کا رقبہ بڑھانے کے لئے سیم وتھور میں کمی لا کر کسانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کیا جا سکے،'' عالمی بینک کے پاکستان کے ڈائریکٹر **جان وال** نے کہا۔ ''آب پاشی اور نکاسیٔ آب کے نظام سے باہر موجود انتہائی غرباء کو نظر انداز کیا گیا تھا۔''

وال نے کہا کہ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں جو حل تلاش کیے جاتے تھے وہ تعمیراتی نوعیت کے ہوتے تھے، اور بلا شبہ NDP کی اصلاحی ترغیب کا مرکزی نقطہ ماضی کے اسی نقطۂ نظر سے کامیابی کے ساتھ الگ ہونا تھا۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی کے اواخر کا NDP ناگزیر انتظامی اصلاحات کے سلسلے کی شروعات کرنے اور ہزاروں کسانوں کی آواز کو آبی وسائل کی شراکتی انتظام کی میز پر لے آنے میں کامیاب ہوا۔ اس شعبے میں موجودہ منصوبہ آج مزید آگے بڑھ کر ان لوگوں کی ترقیاتی ضروریات پر پڑنے والے اثرات سے نمٹے گا، جو اس نظام کے آخری سرے پر ہیں اور جن کی زندگی کی صورتحال سب سے زیادہ مخدوش ہے اور جن کے پاس روزگار کے مواقع بہت محدود ہیں۔

بورڈ کی گفتگو کو دیکھتے ہوئے، ایگزیکٹو ڈائریکٹرز نے ایکشن پلان کی توثیق کردی ہے۔ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ انتظامیہ جون ۲۰۰۷ء تک بورڈ کے سامنے تازہ ترین صورتحال پیش کرے گی اور اس پر عملدرآمد سے متعلق ایک ترقیاتی رپورٹ بارہ ماہ کے اندر پیش کرے گی۔

منصوبے کی مالی اعانت:

لیفٹ بینک آؤٹ فال ڈرینج (LBOD)

اپنی تکمیل کے وقت، LBOD منصوبے پر آنے والی کُل لاگت 1.021 بلین امریکی ڈالر تھی، جس میں سے بینک نے 185.1 ملین امریکی ڈالر یا 18.1 فیصد فراہم کیا تھا۔ دوسرے ڈونرز میں، ایشین ڈویلپمنٹ بینک (ADB)، جس نے منصوبے کو 20.6 فیصد کی امداد دی (یعنی 209.9 ملین امریکی ڈالر)، کینیڈین انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی (1.2 فیصد/ 11.9 ملین امریکی ڈالر)، یونائیٹڈ کنگڈم کی سمندر پار ترقیاتی انتظامیہ (3.5 فیصد/ 35.6 ملین امریکی ڈالر)، سعودی فنڈ برائے ترقی (6.2 فیصد/ 63.8 ملین امریکی ڈالر)، سوئس ڈویلپمنٹ کوآپریشن (1.5 فیصد/ 15.5 ملین امریکی ڈالر)، تنظیم برائے پیٹرولیم ایکسپورٹنگ کنٹریز فنڈ برائے ترقی (1 فیصد/ 10 ملین امریکی ڈالر) اور اسلامی ترقیاتی بینک (1 فیصد/ 10 ملین امریکی ڈالر)۔ حکومتِ پاکستان اور سندھ کی صوبائی حکومت نے منصوبے پر آنے والی لاگت کا 46.4 فیصد (473.9 ملین امریکی ڈالر) برداشت کیا۔

نیشنل ڈرینج پروگرام

تخمینے کے وقت NDP پر آنے والی لاگت اندازاً 785 ملین امریکی ڈالر تھی، جس میں سے 525 ملین امریکی ڈالر مختلف ڈونرز نے فراہم کیے تھے۔ (بینک نے 285 ملین امریکی ڈالر فراہم کیے؛ ADB نے 140 ملین امریکی ڈالر اور جاپان بینک برائے انٹرنیشنل کوآپریشن نے 100 ملین امریکی ڈالر فراہم کیے)۔ کسانوں کو، کسان تنظیموں کے ذریعے، 32.1 ملین امریکی ڈالر فراہم کرنے تھے اور حکومتِ پاکستان اور صوبوں کو باقی کے 227.9 ملین امریکی ڈالر فراہم کرنے تھے۔

☆☆☆

پاکستان میں عالمی بینک کی سرگرمیوں کے بارے میں مزید معلومات کے لیے دیکھئے: www.worldbank.org/pk

تفتیشی پینل کے بارے میں مزید معلومات کے لیے دیکھئے: www.inspectionpanel.org